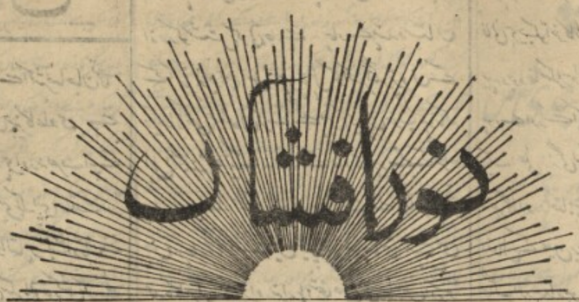






قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ مع محصول عیعہ

نمبر ۱۲ - جلد ۱۱

لودیانہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۸۳ء

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبارات

امیر کابل نے جلال آباد کے ۱۳ سردار جو ہمیشہ سلطنت افغانستان کے مخالف تھے گرفتار کئے ہیں = سردار حبیب اللہ خان ولیعہد اور پروانہ خان وزیراعظم نے امیر کابل کو لکھا ہی کہ تم بہت جلد کابل میں پہنچو ورنہ یہاں کا انتظام ابتر ہوا جاتا ہی = جلال آباد کے اکثر افغان امیر کابل سے سخت ناراض ہیں = انگریزوں نے جو مکانات جلال آباد میں ہنگام جنگ تیار کئے تھے انکی مرمت امیر صاحب کروا رہے ہیں = بمبئی میں ایک افغان نے ایک مارواڑی کو چھرے سے قتل کر ڈالا = پشاور کے صاحب کمشنر کے گھوڑے کمال خان لٹیرے نے واپس کر دئیے = عرب کے وہابی بڑی سرگرمی سے جنگی تیاریاں کر رہے ہیں اور سلطان روم سے جنگ کیا چاہتے ہیں = امیر بخارا کو زار روس نے طلب کیا ہی = کاشغر میں روسیوں نے اپنا نقشہ خاطر خواہ جما لیا ہی یہانتک کہ وہاں روسی سفارت قایم ہونیوالی ہی = یمن کے باشندے سلطان روم کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں = روس اور جرمن میں جدید عہدنامہ دوستی کا قایم ہوا ہی = آیرلنڈ کے قاتل لوگ امریکہ میں پناہ گیر ہوے ہیں = فرانس میں زمین دوز ریل کا رواج بڑھتا جاتا ہی = لنڈن میں جنگ مصر کی نمایش کیواسطے ۱۵ ہزار روپیہ جمع ہو گیا ہی = امیر کابل حاکم جلال آباد کے حساب کی پڑتال کر رہا ہی = روس کا مشہور جرنیل پرنس گورچکاف صاحب مر گیا ہی = سوڈان میں مہدی کا ذہب کے ہمراہ ۴ لاکھ کی جماعت ہی = سپہ سالار افواج ہند ۳ مارچ کو انبالہ میں داخل ہو گئے = شملہ رپن ہسپتال کا چندہ ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ ہو چلا ہی = ملکی فوج کے میجر ہگر صاحب نے ہائی کورٹ بمبئی میں اپیل دایر کیا ہی = ملتان کے چند سوداگروں نے ملکر پارچہ بافی کی کل جاری کرنے کا ارادہ کیا ہی = فرانس میں جمہوری سلطنت کی مخالفت سخت ترقی پر ہی = ہندوستان کی ریلوے نے سال گذشتہ میں ۴ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ وصول کیا = بمبئی کے نوجوان راجہ نے کلکتہ میں خودکشی کر لی = کلکتہ میں یکم دسمبر ۸۳ کو زراعت کی نمایش ہوگی = بندرگاہ کلکتہ کی مرمت کیواسطے ۲۰ لاکھ روپیہ قرض لیا جاویگا = بنگالہ میں ایکہزار ۴۲ زنانہ مدرسہ ہیں جنمیں ۲۴ ہزار لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں = گورنمنٹ ہند تجویز کر رہی ہی کہ افیون کا محصول اُٹھا دیا جاوے = امیر کابل کو سرکار انگریزی نے ہندوستان سے ہتھیار خریدنیکی اجازت دیدی ہی = سندھ میں جو گھوڑوں کی نمایش ہوئی تھی اسمیں ۳ ہزار ۳ سو ۴۰ روپیہ انعام کے طور پر تقسیم ہوا = جرمن کا شہزادہ دہلی میں بطور سیر کے آیا ہی = ایک ہندوستانی راجہ نے پیرس دارالسلطنت فرانس میں ۲۰ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک پلنگ بنوایا ہی = امریکہ کے ایک دانشمند نے ۲۶ سیر وزن کی ایک ایسی کاغذی روغن دار ناؤ ایجاد کی ہی جسمیں پانی سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا = مہاراجہ صاحب بڑودہ نے انڈین ایسوسی ایشن کو ایک ہزار روپیہ ترقی تعلیم کے مصرف کو عنایت فرمایا ہی = نواب صاحب مرشدآباد ۲۷ ماہ حال کو گدی نشین ہونگے = شاہ سیام اپنی سلطنت میں وحشیانہ رسوم موقوف کرنے کا قصد رکھتے ہیں = ہوشیارپور میں ایک سوسائٹی بدرسہ کے متعلق علمی مضامین پر لکچر دینکی غرض سے قایم ہوئی ہی = فریدکوٹ میں جو مقلدین و غیر مقلدین کا مباحثہ ہوا تھا وہ شایع ہو گیا ہی = نہر سویز کی آمدنی سال گذشتہ میں ۶۰ کروڑ ۵۲ لاکھ ۳ ہزار ایکسو پچاس روپیہ کی ہوئی +

نورافشاں

——— شرابخوری کے بدنتایج سے اکثر صاحبان واقف ہیں۔ نہ صرف اس ہلاک کرنے والی چیز کا عادی اپنے ہم جنسوں میں حقیر اور ذلیل ہی رہتا ہے اور نہ صرف اپنے دنیاوی کاروبار میں ناکامیاب ہوتا ہے بلکہ اپنی عاقبت اور روحانی حالت کو بڑے خطرے میں ڈالتا ہے۔ بسا اوقات سننے میں آیا ہے کہ اکثر شرابی بہت شراب پی پیکر یا تو خودکشی کر بیٹھے ہیں یا کثرت شراب خوری کے باعث کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہوکر ہلاکت کے درجہ کو پہونچے ہیں۔ چنانچہ ایک سپاہی مسمی اسٹنٹ مقیمہ چھاؤنی جالندھر نے اندنوں شراب کے نشہ میں گولی سے اپنے آپکو مار ڈالا۔ اور ایک پچاس برس کی عورت نے شراب کے نشہ میں شراب کے پیپہ پر گرکر اپنی عزیز جان دیدی۔ سنتے ہیں کہ اس عورت کا مالک جو دوسرے ملک میں گیا ہوا تھا ۳۰ یا ۳۵ روپیہ ہفتہ وار اپنی عورت کو جیب خرچ کے لئے بھیجا کرتا تھا اور یہہ عورت اس روپیہ کو شراب خوری میں برباد کرتی تھی۔ ہمنے یہہ بھی سنا ہے کہ گذشتہ ہفتہ میں جمعہ کی رات کو کلکتہ میں راجہ صاحب بجنی نے خودکشی کی۔ ایک پارسی عورت سے شادی کرنے کی اُمید سے مایوس ہوکر کہتے ہیں کہ اُنہنے یہہ خودکشی کی۔ مگر یہہ راجہ صاحب پرلے درجہ کا شرابخور تھا اور خبر ہے کہ اُسنے یہہ نامعقول حرکت شراب کے نشہ میں ہوکر کی ہے۔ ہمیں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ شرابخوری کا نتیجہ نہ صرف جسمانی موت بلکہ روحانی موت ہوتا ہے +

ہم اس قسم کی اور بہت سی مثالیں دے سکتے ہیں مگر جبکہ ہر ایک شخص شراب کے بدنتایج سے واقف ہے اور روزمرہ اپنے اردگرد ایسی حرکات اور واقعات دیکھتا رہتا ہے ہم انہیں پر اکتفا کرکے اپنے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ ایسی بڑی عادت اگر کسی میں ہو تو باز آنا چاہئے۔ اور اگر یہہ عادت ہمارا کوئی دوست رکھتا ہو تو اس عادت سے چھڑانے کی از حد کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارے ہندوستان کے اکثر نوجوان اس زہر ہلاہل کو اکثر انگریزوں کے دیکھا دیکھی استعمال کرنے لگے ہیں کیا ہی خوب ہوتا کہ اہل انگلنڈ کے نیک عادت کے عادی ہونے کے محرک ہوتے بجائے انکے اس مذموم حرکت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ہماری دانست میں ٹیمپرنس سوسائٹی بہت ہی عمدہ کام کر رہی ہے اور ہزارہا اشخاص کی جانیں اور بہتوں کے گھروں کو برباد ہونے سے بچا رہی ہے۔ کتنی عورتوں کو آرام کی زندگی بسر کرنے کا وسیلہ ہو رہی ہے۔ مناسب ہے کہ ہر ایک اس سوسائٹی میں شامل ہوکر نہ صرف اپنی جان بلکہ دوسروں کی جان بچانے کا وسیلہ ہو +

——— آجکل اہل ہنود میں ہولی کی دھوم دھام ہو رہی ہے اور عبیر و گلال رنگ اور کیچڑ اور گرد و غبار چاروں طرف اُڑ رہا ہے اور نہایت ہی گندہ اور فحش گالیوں کی آپسمیں ایک دوسرے پر بوچھاڑ پڑ رہی ہے۔ کوئی کیچڑ میں لت پت اور کوئی شراب کے نشہ میں چور اور کوئی جوڑے میں شرابور ہے۔ طوایفوں کے ناچ جا بجا دیکھے جاتے ہیں اور حتی المقدور کوشش ہوتی ہے کہ فلانی طوایف جسکی آواز اور گانا بجانا دلکش ہو طلب کیجاوے چاہے پچاس کی جگہہ سو روپیہ ہی دیا جاوے۔ مگر بزرگوں کی رسومات میں خواہ وہ انسانیت سے دور ہی کیوں نہ ہوں خلل نہ پڑنے پاوے +

اگر کوئی شخص جو آدم زاد کی اصلیت اور پیدائش کی علت غائی اور اسکی عاقبت سے ناواقف ہو اس دنیا میں آجاوے اور ہر فرد بشر کی حرکتوں اور افعال پر نظر کرے خصوصاً اہل ہنود کی ناروا حرکات اور افعال کو جو ایام ہولی میں کرتے ہو دیکھے تو دفعتاً اسکے دل میں یہہ خیال آئیگا کہ یہہ انسان چھوٹے بچے سے ہیں جو سڑکوں اور گلی کوچوں کے کنارے بیٹھ کر گرد اور مٹی سے کھیلنا اور اپنے بدن کو میلا کرنا اور ناجایز گفتگو کرنا پسند کرتے ہیں۔ مگر جب اسکو یہہ جتلایا جاوے کہ یہہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسکے بدن میں ایک شے ہے جو غیر فانی ہے جسکو آخرکار اپنے تمام افعال اور اقوال کا حساب دینا ہے اور یہہ وجود خاکی اسواسطے بنایا گیا ہے کہ اپنے حقیقی کاریگر کا مداح ہووے اور اُسکے ایک وطن کو جاتا ہے کہ جو ہر طرح سے پاک ہے اُسکو ایک اعلیٰ زندگی بسر کرنی ہے تو کیا اسکا دل نہایت ہی حیران نہ ہوگا اور دفعتاً بیساختہ بول نہ اُٹھیگا کہ انکی اُمیدیں اُنکے افعال کے عین برخلاف ہیں۔ اے اہل ہند خصوصاً اے اہل ہنود جاگ اور بیدار ہو۔ مذموم رسم اور بچوں کی سی کھیل سے جو بالکل لہو و لعب ہیں اور تیری اعلیٰ زندگی حقیقی ترقی میں سد سکندری کا کام کرتے ہیں باز آ اور راہ راست کی طرف اپنا قدم رکھ +

——— ہمارے پاس ایک اشتہار جناب پادری نیوٹن صاحب مشنری امرتسر کیطرف سے آیا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ دوسرا امتحان امرتسر میں یکم فروری سنہ ۱۹۰۸ء کو مندرجہ ذیل مضامین میں ہوگا۔ تواریخ اہل یہود سلیمان کی موت سے یہودا کی قید تک۔ یسعیاہ نبی کی کتاب اول باب سے چالیس باب تک معجزات مسیح۔ اور قرنتیوں کے دونوں خط۔ یہہ امتحان تحریری ہوگا جواب خواہ انگریزی میں ہوں یا اردو میں۔ جو شخص امتحان مذکور میں داخل ہوا چاہتے ہیں تو اپنا نام جناب پادری نیوٹن صاحب مشنری امرتسر کے پاس یکم نومبر سنہ ۱۹۰۷ تک بھیجدے۔ امتحان دہندگان کی عمر ۲۲ برس سے کم ہونی چاہئے اور صوبہ پنجاب کی پیدائش ہو تذکیر و تانیث مذہب و ملت فرقہ و ذات کی کچھ قید نہیں ہے۔ مدرسہ علم الٰہی کے طالب علم اور یورپین اور ایشین والدین کے اطفال اس امتحان میں شامل نہیں ہو سکتے ہیں۔ کمیٹی کو اطلاع دینے پر امتحان کے دیگر مقامات بھی مقرر ہو سکتے ہیں۔ یہہ انعام یا انعامات نقدی دیے جاوینگے اور تعدادی ما صے کا ہوگا +

بقیہ موسمی تپ

دوم وہ تدبیریں جنکی پابندی خاص موسمی تپ میں ضرور ہے

ا۔ دھیان رکھیے کہ صفائی کی طرف توجہ معمول سے بھی زیادہ ہو۔ ب۔ کنوئے اگر صاف نہ ہوگئے ہوں تو اب ضرور صاف کرانے چاہئیں۔ ج پانی کا پکاکر استعمال رہے خصوصاً جوہڑوں اور خراب کنوؤں کا پانی تو ہرگز بے پکائے استعمال میں نہ آوے۔ د گھروں میں پانی نہ بکھیرا جاوے بلکہ دھوون کا پانی ایک برتن میں جمع کیا جاوے اور پھر علیحدہ مناسب موقع پر پھینک دیا جاوے +

مویشی کو گھر کے اندر باندھنا سخت مضر ہے اول تو بستی کے باہر باندھے جاویں ورنہ کسی علیحدہ مکان میں اور اس حالت میں مکان کو خوب ستھرا رکھا جاوے +

س ہر روز گھر میں ہرمل یا گوگل یا دھوپ سفید دھکھایا جاوے جو جگہ بہت نمی والی ہو وہاں تو دھونی لگانی بہتر ہے۔ اور خوب آگ جلانی چاہئے۔ گوبر یا لید جلانے میں کچھ عیب نہیں۔ ش ننگے رہنا اچھا نہیں۔ کرتہ پہنے رہو۔ اور جاڑے میں جب سردی پڑنے لگے گرم کپڑے پہنو۔ اور اگر زیادہ نہ ہوسکے تو چھوٹے روئی دار کرتے ضرور پہنو۔ خدا کا ڈر مانو چھوٹے بچوں کو ضرور بہت عمدہ طور پر گرم رکھو۔ یہہ نہ کہو کہ گگے ہماری عادت نہیں وجن کلونگا مشہور ہے۔ آپ سچ دیکھئے اس ۱۹۳۹ سمت کے اسوج کاتک اور موسم سردی میں پچھلے رواج پر چلنے سے کام نہیں چلیگا۔ اس سال بارش اور دریاؤں کی طغیانی کے زور سے جو ہوا میں نم اور سردی زیادہ ہے کپڑا بھی زیادہ ہو۔ خفیف سے دشمن کے ساتھ صرف لاٹھی سے لڑائی لڑسکتے ہیں لیکن زبردست دشمن کے ساتھ بے تلوار اور توپ لڑائی نہیں ہوسکتی +

ش رات کو شبنم میں نہ سوؤ اور اوڑھنے کے لئے اچھا بھاری کپڑا رکھو۔ کیونکہ اسوج کی راتکی سردی بُری ہوتی ہے۔ ہمارے ملک کے بزرگوں نے کہا ہے کہ انسان کو پنکھا لیکر اندر جانا چاہئے جس سے یہہ مراد ہے کہ شبنم شروع ہوتے ہی باہر سونا موقوف کر دینا چاہئے۔ گو گھر کے اندر پنکھے کی ضرورت پڑے جن کے یہاں چوبارہ ہو وہ چوبارہ میں سووے کیونکہ اس موسم والے دن کے خراب انجرات رات کو سرد اور بھاری ہوجاتے ہیں اور زمین کے قریب زیادہ اثر کرتے ہیں۔ سردی کے موسم میں خالی ننگی چارپائی پر نہ سوؤ تاکہ نیچے سے بُری اور سرد ہوا نہ لگے جو غریب ہوں وہ زمین پر بھوسا یا گھاس بچھاکر خوب گرم بستر بنالیں یہہ سب باتیں جو سردی روکنے کی لکھی گئی ہیں تپ اور ذات کے روکنے کے لئے بھی مفید ہیں۔ ص خالی معدہ باہر بری ہوا میں مت جاؤ کچھ کھاکر باہر جانا بہتر ہے۔ ض جنکو خدا دے صبح چار بجکر باہر جاویں چار کا چورہ ارزاں ہے اور بہت مفید بھی ہوتا ہے کوئی بھاری اور ناموافق چیز نہ کھاویں۔ ککڑی کے بھٹے اور جوار کے گنے اس موسم میں بُرے ہیں۔ ط جب موسمی تپ پھیلے ہر روز کونین کھانی اچھی ہے جوان آدمی کے لئے ایک رتی یا ڈیڑھ رتی۔ بچوں کے لئے آدھی یا چوتھائی رتی کافی ہے جن کو کونین میسر نہ آوے وہ تین رتی کڑوی اتیس کی کھائیں یا اتیس کے جوشاندہ کا ایک گھونٹ بھر لیں لیکن کونین کے برابر اور کوئی شے نہیں جنکو گرمی کا زور نہ ہو اُن کے لئے اتیس کے جوشاندہ میں اجوائن شامل کرنا مفید ہے +

نسخہ

اتیس ۴ ماشہ۔ اجوائن ۲ ماشہ۔ سہاگہ ۱ ماشہ۔ پانی چار چھٹانک جب جوش دینے سے تین چھٹانک رہجاوے گھر کے سب لوگ ایک ایک گھونٹ پی لیں۔ ظ جو چیز کسی انسان کو عادتاً ناموافق ہو اس موسم میں ہرگز نہ کھائی جاوے۔ ع خدانخواستہ اگر کسی کو بخار چڑھنے کی علامات معلوم ہونے لگیں تو دو رتی کونین یا ایک ماشہ تیس کھلادے +

تپ کا دفعیہ

خدا کرے تپ نہ ہو لیکن اگر چڑھ آوے تو ڈاکٹر یا حکیم یا بید سے علاج کرنا مناسب ہے جہاں کوئی نہ ملے جاڑا چڑھتے وقت خوب گرم کپڑے اوڑھکر مریض کو سلادیں اور اُس کے ہاتھ پاؤں کو سینک کر گرم کریں اگر بہت سرد ہو جاوے تو سونٹھ اجوائن اور جائفل پیسکر ہاتھ پاؤں کی مالش کیجاوے +

جب بدن گرم ہوجاوے شربت نیلوفر یا شربت انبلی یا شربت بنفشہ چوگنے پانی کے ساتھ ملاکر گھونٹ گھونٹ پیا جاوے۔ گائے یا بکری کے دودھ کی پتلی چھاچ میں دو رتی نوشادر ملاکر گھنٹہ گھنٹہ پیچھے دیا کریں۔ یا آدھی چھٹانک پانی میں ایک رتی نوشادر اور ایک رتی شورا حل کرکے گھنٹہ گھنٹہ پیچھے پلاتے رہیں۔ طبیعت چاہے تو اس عرق میں لیموں نچوڑکر قند بھی ملادیں۔ اگر نکام ہو تو ترشی سے پرہیز رکھیں +

جب تپ اوتر جاوے ایک گولی کونین کی کھلاویں اور پھر تپ چڑھنے سے پہلے پہلے تین گولی اور کھلاویں اگر خدانخواستہ پھر بھی تپ چڑھ آوے تو وہی علاج کریں جو بدن گرم ہوجانے کے دفعیہ کے لئے لکھا گیا ہے کونین کی گولیں جو تقسیم کی گئی ہیں ڈیڑھ ڈیڑھ رتی کی ہیں اگر کونین نہ ہو تو ہر ایک گولی کے بجائے تین تین اتیس یا تین رتی کرنجوہ یا آدھا ماشہ گلو یا تین ماشہ خاکشی دے سکتے ہیں کونین وغیرہ کو شربت نیلوفر اور اگر قبض ہو تو شربت بنفشہ یا شربت انبلی یا آلو بخارا کی ہمراہ دیں +

کونین کو خالی لیموں کے عرق اور یہہ بھی نہ ہو تو صرف پانی کے ساتھ ہی دیدینا مضائقہ نہیں +

غذا

دودھ چاول۔ مونگ کی دال اور چپاتی۔ پالک کا ساگ بنجش یا سوکھے شلغم کا شوربا دیں۔ دیہاتیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اکثر پتلی پتلی چھاچ سفید پیتے ہیں اور اسکا دینا بشرط موافقت کچھ مضر نہیں دودھ سے اکثر لوگ تپ میں پرہیز کرتے ہیں لیکن دودھ تپ ہی

مضر ہوتا ہے جب کوئی اسکو بہت پی لے یا جسکو عادتاً ناموافق ہو اگر کوئی اور سبب خاص مانع ہو کونین کے استعمال کے ساتھ تو دودھ کم مضر ہوتا ہے لیکن گائے اور بکری کا دودھ بھینس کے دودھ سے بہتر ہے +

سنو بھلے لوگو! سنو بھائیو!! میں آپکو یہہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ میں سے جسکو خدانے توفیق دی ہو کونین یا اُس کا عمل سن کونا فیبری فیوج مول لیکر دو دو ڈیڑھ ڈیڑھ رتی کی گولیاں بناکر غریب غربا میں بطور خیرات تقسیم کرو ہر روز سویرے چا، بنوا کر غریب غربا کو پلاؤ ـ ننگے غریبوں کو کپڑا دو ـ خدا آپ کا بھلا کرے گا ـ آخر پر یہہ بھی دعا مانگتا ہوں کہ خدا آپ کو اچھی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے اور تپ آپ کے قصبہ سے دفع کرے ـ اور پھر نہ آنے دے ـ آمین آمین +

علاج ذات الریہ اور ذات الجنب کا

خدانخواستہ اگر کسی کو ذات الجنب کا درد اٹھے تو درد والے مقام پر گلاس یا سینگی یا ڈونے لگا کر خون لینا چاہئے اور بعدہ پوست کوکنار کو جوش دیکر خوب گرما گرم ٹکور کرنی چاہئے اگر روغن بید مل سکے تو سیر بھر کاڑھے میں چھٹانک بھر تیل ملا لیا جاوے ـ ٹکور کمل اونی سے کسی اور کپڑے سے کرنا اچھا ہوتا ہے ٹکور کا فایدہ تب ہی ہوتا ہے کہ خوب گرم ہو (البتہ بدن کو نہ جلاوے) اور برابر دن رات ہوتی رہے ـ جب ٹکور کرانے یا کرنے والا تھک جاوے تب اوپر سے پرانی لحاف کی روئی گرم کرکے باندھ دے ـ پینے کے لئے نسخہ مندرجہ ذیل مفید ہے منقّی ۵ تولہ بیخ خطمی ۵ تولہ سونف ۵ تولہ لسوڑیاں ۵ تولہ پانی ڈیڑھ سیر جب جوش دینے سے سیر بھر بچ جاوے چھان لو ـ اور دو گھنٹہ بعد نصف چھٹانک دیتے جاؤ ـ اگر تپ کا زور ہو اور پیشاب بہت سرخ ہو ـ فی خوراک دو دو رتی شورہ قلمی ملاتے جاؤ اور جسکو شراب سے پرہیز نہ ہو اُسکے واسطے فی خوراک چھ ماشہ شراب اچھا ایسی یا رم شراب یا برانڈی شراب ملا لینا مفید ہے شراب کی گرمی سے نہ ڈرنا چاہئے ـ اگر زبان خشک ہو اسکو بہیدانہ اور مغز بادام کی پوٹلی سے صاف اور تر رکھیں ـ اگر مریض کو ہذیان ہو یعنے بیہوشی کی باتیں کرے گرم پانی میں رائی و نمک ملا کر پاشویہ کریں ـ مکان مریض کا گرم ہو لیکن بہت آدمیوں کا ہجوم اسکے گرد نہ جمع ہونا چاہئے ـ خدمت کیواسطے دو تین آدمی کافی ہیں +

غذا ماء الشعیر کشک جو یعنی جو کی پتلی پتلی لپسی جو جو کو دھو کر اور ابال کر بنائی جاتی ہے ـ شوربہ گوشت یخنی یعنے بغیر مصالحہ گرم کے ـ علاج مندرجہ بالا نہایت آسان عام لوگوں کے لئے لکھا گیا ہے ـ جہاں حکیم ملے حکیم کی مرضی سے پورا علاج کرنا چاہئے +

خدانخواستہ اگر بیماری نے زور پکڑا تو چند سرکاری حکیم دیہات میں بھیجے جاوینگے +

موسمی بخار سے لوگوں کے پیٹ میں تلی بڑھجاتی ہے رنگ بہت پھیکا ہوجاتا ہے اور بعض بعض کے پیٹ میں پانی بھی پڑ جاتا ہے خدا نہ کرے اگر ایسا ہو تو اچھی غذا کی اور بدن کو گرم رکھنے کی اور زیادہ ضرورت ہوتی ہے ـ تلی کے واسطے ۲ رتی نوشادر اور تین رتی سونٹھ چھاچھ میں ملا کر پینا مفید ہے اگر قبض ہو تو ۲ رتی نوشادر کے ساتھ پانچ رتی ریوند چینی دن میں دو تین مرتبہ استعمال کیجاوے ـ مارا ہوا فولاد یا لوہا چون بھی مفید ہے ـ لیکن ان سب چیزوں کا استعمال حکیم کی صلاح سے ہونا بہتر ہے +

راقم چتن شاہ سول سرجن جھنگ رجائمنٹ

ایڈیٹر مرآۃ الطبابت

مُراسلات

پالن پور اور مونی باوا

صاحب ایڈیٹر زراَفشاں +

تسلیم یہہ چند سطریں درج اخبار فرمادیجئے میں نہایت ممنون و احسان مند ہونگا +

تخمیناً آٹھ دس برس سے مونی باوا پالن پور کے شمالی ضلع کے بھیانک پہاڑوں پر کہیں سے آدھمکے ـ درختوں کے پتوں اور جنگلی بوٹیوں پر زندگی کا مدار رکھا ـ کبھی طبیعت لہرائی کسی قریہ کی طرف چل نکلے ـ کسی پٹیل پور تا مالی سے دودھ مانگکے پیلیا ـ پھر صحرا اور پہاڑوں کی راہ لی ـ اسطرح کی طرز زندگی پانچ چھ برس تک رکھی ـ پھر دودھ پینا چھوڑ دیا ـ دیہاتوں میں آمدورفت گھٹا دی جس سے اور لوگ دیہاتوں میں مونی باوا کی بڑی شہرت ہوگئی لوگوں کا ازدحام چوطرف سے ہونے لگا ـ مونی باوا کو گھیر کر کے لوگ بھیڑوں کے گلہ کی طرح بیٹھنے لگے ـ بتدریج پالن پور میں یہہ خبر پھیلی ـ گھر گھر چرچا ہونے لگا ـ پرانی تماش کے لوگ اُن کے معجزوں کی شہرت ـ انکی کڑی زندگی کی حالت سنکے انکے معتقد ہوگئے +

مونی باوا کسی سے گفتگو نہیں کرتے ہاتھوں کے اشارہ سے زبان کا کام لیا کرتے ہیں ـ پورانے قماش لوگوں کی یہہ رائے ہے کہ مونی باوا بڑے مرتاض اور عابد ہیں ـ دن بھر تو لوگ انکے پاس رہتے ہیں مگر رات کو بدون اپنے ایک شخص کے کسی اور کو اپنے پاس نہیں رکھتے ـ گھانچیا اور تنباکو کے سوا کسی سے اور کچھ نہیں لیتے ـ بہت سے انکے معجزوں کا تذکرہ بطور کہانی کے کمال شوق سے بیان کرتے ہیں +

دو تین برس میں ایک مرتبہ مونی باوا پالن پور میں آدھمکتے ہیں شہر سے دو کوس کے فاصلہ پر قیام رہتا ہے پھر بھی ہفتہ عشرہ سے زیادہ نہیں ـ ان ایام میں لوگ جوق جوق کی کھیونکے غول کی مانند بھن بھناتے ہوئے مونی باوا کے پاس دوڑے چلے جاتے ہیں ـ لوگوں کی کھینچاوٹ شدت سے اسلئے ہے کہ کوئی بیٹا مانگتا ہے ـ کسیکو دنیوی ترک و احتشام کی خواہش ہے کسیکو دولت وجاہ کی چاہ ہے ـ بدون اسکے اور کوئی ظاہری سبب معلوم نہیں ہوتا +

حسب معمول پندرہ بیس روز کے عرصہ پر مونی باوا پھر پالن پور آن پہونچے اور اپنی اصلی جگہ پر قیام کیا ـ انکے معتقدوں کو شہر میں لانیکا ولولہ اٹھا ـ پھر یہہ بات مشہور ہوئی کہ مونی باوا



پانسو فقیر و ننگے کھلائے بغیر ٹھہر ہیں نہیں نکلتے - جناب دیوان شیر محمد خانصاحب بہادر نے سات سو روپیہ ایکمشت دیدیئے - پانسو بھٹ فقیروں کو دعوت ہوئی - دعوت کا نام سن فوراً آن پہونچے - لڈو کھائے - ملیدہ کھایا - دکشنالی اور واپس چلے گئے ڈیئیر اڈیٹر ایک روز کا کھایا دوسرے روز تک نہیں ٹھہرتا پھر جیسے تھے ویسیکے ویسے ہو گئے +

راقم - حسام الدین از پالن پور

سرکاری خبریں

مسٹر جے جی ایم رینی صاحب اسسٹنٹ کمشنر سابق متعین گوجرانوالہ اپنے محکمہ بندوبست کی ملازمت کے خاتمہ پر ضلع دہلی میں تعینات ہونگے اور مسٹر اے ڈبلیو ڈ ایک صاحب اسسٹنٹ کمشنر جو اسیطرح محکمہ بندوبست میں کام کر رہے تھے راولپنڈی کو واپس جاوینگے +

مسٹر جی سی واکر صاحب اسسٹنٹ کمشنر پشاور کی خدمات گورنمنٹ عالیہ ہند صیغہ ہوم کے تفویض کی گئی ہیں اور انکی جگہہ مسٹر ایل ڈبلیو گنگ صاحب اسسٹنٹ کمشنر جو حال میں کام محکمہ بندوبست میں کر رہے ہیں تعینات ہونگے +

بہ تنسیخ احکامات سابقہ مسٹر اے آر بلمین صاحب ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ بجائے مسٹر جے ہرزل صاحب کے برخصت زیور پر جاتے ہیں ضلع انبالہ میں تعینات ہونگے - اور مسٹر میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مسٹر گمین صاحب کی جگہہ مقرر ہونگے +

یار محمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر نے اس تاریخ سے پچپن (۵۵) یوم کی رخصت حاصل کی ہے جس تاریخ پر منشی حکم چند صاحب ایم اے - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سابق متعین لودیانہ جو بلا توقف رخصت سے واپس آتے ہیں انسے عہدہ مذکور کا چارج لیں +

بقیہ صیغہ مال و زراعت

۱۱ - بہرحال نہایت ضروری چیز جو دھر تک کی آمد و رفت کا سلسلہ پورا کرنے کے واسطے فی الفور درکار ہے وہ دریائے سندھ کا پل بمقام سکر ہے - انتظام معابر خواہ اچھا ہی ہو مگر وہ زیادہ تر کارروائی کا محض ایک عارضی ذریعہ سمجھا جا سکتا ہے کیونکہ باوجود اسکے خرچ کے تجارت کی کسی بڑی ترقی کے وقت اس سے خاطرخواہ کام نہیں نکلتا - اسکے علاوہ آمد و رفت کی جو لین زیادہ تر فوجی اور پولیٹیکل مقاصد کیواسطے تجویز کی گئی ہو اسپر پل کا نہ ہونا ایک بڑا بھاری نقص ہے - یہہ امر دریافت طلب ہے کہ آیا جو سرمایہ مصارف معبر میں کام آیا ہے اور جو ہرجہ گاڑیوں وغیرہ کے دریا سے عبور کرنے میں عاید ہوا ہے اور نیز اور مصارف غیر صریح جو اسوقت اٹھانے پڑتے ہیں یہہ سب اس پل کی تعمیر کی لاگت سے زیادہ ہیں یا نہیں - تجارت کی اغراض کے لئے یہہ بات بے شبہ نہایت ضروری ہے کہ اس پل کی تعمیر جلد عمل میں آوے +

۱۲ - کراچی سے واپسی کیوقت جو کوئی مال بھرتی ہو کر نہیں آتا وہاں سے تجارت برآمد پر اسوقت بھاری بوجھ پڑتا ہے اگر گندم کے پہنچانے کے خرچ کے علاوہ اسپر ان خالی گاڑیوں کی واپسی کا خرچ بھی پڑتا ہے جنہیں وہ پہنچالی جاتی ہے +

باربرداری کے خرچ اور نیز اور مصارف ریل پر بغور ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ریل ایک سمت کو پوری لدی ہوئی جاتی ہو اور دوسری سمت کو جاتے ہوئے پورے بوجھ کی ۷۵ فیصدی بھر لیتی ہو اسکا خرچ ریلوے پر تو صرف ۳ ، ۱۱ پائی فی من فی میل پڑتا ہے - مگر یہہ حساب کسیقدر زیادہ رعایتی ہے اور غلہ کا خرچ حال جو ۶ ، ۱ (۱/۴ ۱) پائی فی من ہے ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ اسمیں تخفیف کیجائے بجز اس صورت کے کہ واپسی میں ایسی لادی مل سکے جس سے اسکا معاوضہ ہو جائے +

پس جو مال نیچے کی طرف بھیجا جاتا ہے اسکے خرچ راہ میں تخفیف حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے کہ جہانتک ممکن ہو بالائے تجارت کے جاری کرنے میں کوشش کیجائے اور اسکو رونق دیجائے

اس مطلب کے پورا کرنے کا عمدہ طریقہ بے شبہ یہہ ہے کہ بندر کراچی میں تجارت درآمد کو فروغ دیا جائے - اس امر کا زیادہ ذکر اس بندر سے متعلق نیچے کیا جائیگا مگر یہاں اسقدر کہا جا سکتا ہے کہ اگر بالائی تجارت کے لئے دانائی کے ساتھ خاص فوائد مرعی رکھے جائیں تو اس سے بہت کچھ کام نکل سکتا ہے - جناب ممدوح کی یہہ رائے ہے کہ اس باب میں بڑی بڑی رعایتیں روا رکھنے میں بہت فایدہ ہے +

صاحب ایجنٹ سندھ پنجاب و دہلی ریلوے اس امر کی نسبت یہہ جتاتے ہیں کہ اگلے دو یا تین سال میں کراچی سے پشاور تک کل ریلوے لین پر بطور تجربہ انگلستان کا کوئلہ استعمال کیا جائے چونکہ اکثر گاڑیاں کراچی سے خالی واپس آتی ہیں اسلئے ۱/۸ پائی شرح فی من فی میل مقرر کیجا سکتی ہے جس سے باربرداری کا خرچ بخوبی پورا ہو جائے اور جو خرچ اسوقت خالی آنے پر ہوتا ہے اسکی بچت رہے - اس شرح سے ۱۰ میل پر کراچی سے لاہور تک رعہ فی ٹن کرایہ مال پڑتا ہے - یہہ رقم اگر عہ۵ کی رقم سے جو ایسٹ انڈین ریلوے سے لاہور میں کوئلہ لینے کا خرچ ہے منہا کیجائے تو باقی عہ۵ اس کوئلہ کی قیمت ٹھہرتی ہیں جو کراچی میں حوالہ کیا جاتا ہے - اس بندر میں نرخ موجودہ عہ۵ ہے اسلئے تجویز مذکور پر ریلوے ہائے متعلقہ کے حکام کو غور کرنی مناسب ہوگی ایک اور تجویز یہہ ہے کہ آہنی سڑک کی ریلوں اور اوزار بھاری مصالح کے ٹھیکہ والوں اور لانیوالوں کے واسطے شرحوں کے باب میں وہی رعائتیں روا رکھی جائیں جو سٹیٹ ریلوے کیواسطے مقرر کیجا چکی ہیں - اسوقت جو شرحیں عوام سے لیجاتی ہیں وہ ۲/۳ پائی فی من فی میل تک ہیں اور مصالح کا جو کرایہ اسکے دریائی راہ سے لانے میں دینا پڑتا ہے اس سے بہت بڑھکر ہیں مگر خرچ میں جو یہہ بچت ہوتی ہے اس سے بڑھکر وقت ناک سفر دریا کے خطرہ اور توقف اور تکلیف سے اسکی کسر نکل جاتی ہے اور اسمیں شک نہیں کہ اگر سٹیٹ ریلوے کی شرح ۱/۸ یا ۱/۶ پائی قبول کیجائے تو ایک تھوڑا سا زائد خرچ فی ٹن ریل کی تیز رفتاری اور اطمینان کی بابت خوشی سے ادا کیا جائیگا - اور اگر تجارت زیرین کے لئے شرح خلا

پاپائی ہے اور صاحب جنٹ کی رائے میں خالی ٹنے کی نسبت شرح بالائی کی بابت پیہ پائی کا لینا بہتر ہے تو سٹیٹ ریلوے کی شرحوں کی تجویز بیوپاریوں اور ریلوے دونوں کے حق میں۔ فائدہ مند معلوم ہوتی ہے +

۱۳۔ کراچی میں خود بعض نقص ہیں جنکا تدارک ضرور ہے تاکہ وہ عام پسند اور فایدہ بخش بندر ہو جائے ۔ یہہ نقص جا ذکر یہہ ہیں اول گاڑیوں اور آڑھت کے بھاری مصارف ۔ دوم تیام گاہ موجودہ میں مکانات آسایش اور سہولت کی کمی ۔ سوم جہاز رانی کی قلت ۔ یہہ بہت کچھ اسبات کا نتیجہ ہے کہ خیال ہے درآمد کے مقابلہ میں اجناس برآمد کا وزن بہت بڑھکر ہوتا ہے اور اسلئے باہر جانے والے مال کی شرحیں بہت بھاری ہوتی ہیں +

۱۴۔ اگر گاڑیوں اور جہازوں اور آڑھت کے مصارف ایسے بیان کئے گئے ہیں کہ جو گندم کراچی میں تقریباً اُسی شرح سے خریدی جا سکتی ہے جو کلکتہ میں نافذ ہے وہ بھی ایسی رعایتی شرحوں پر باہر نہیں بھیجی جا سکتی ۔ خرچ آڑھت کو علیحدہ رکھکر ان مصارف کی تعداد تقریباً ۳ عہ فی ٹن اس مال پر ہے جو ہندوستانی گھاٹ سے جہاز میں بھرتی کیا جاتا ہے اور ۱۲ عہ اُس مال پر جو جزیرہ کیاماری کے پشتے سے باہر جاتا ہے ۔ اسلئے بیوپاریوں کو آخر الامر مال روانہ کرنے میں چنداں فایدہ نہیں جہانتک گاڑیوں کے خرچ کی زیادتی اس امر سے منسوخ کیجاتی ہے کہ بہت سا غلہ جو باہر بھیجنے کے واسطے روانہ کیا جاتا ہے اُسکے صاف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور اسلئے وہاں اتارا جاتا ہے اور شہر میں بیوپاریوں کے گوداموں میں بھیجا جاتا ہے اور پھر گھاٹ پر اُنکو واپس لایا جاتا ہے اسکا اصلی تدارک کاشتکاروں یا اُن لوگوں سے متعلق ہے جو اُنسے براہ راست خریدتے ہیں ۔ صفائی کا کام صرف ایک ہی دفعہ کرنا پڑتا ہے اور اسکا بندوبست بالائی ملک کے گوداموں میں کرنا چاہئے ۔ اگر ایسا غلہ بھیجا جائے جو فی الفور جہاز میں بار ہو سکے تو کراچی تک چہارمن پھکس کے کرایہ کی کفایت ہو اور کراچی میں گاڑیوں کے مصارف کی تقریباً کل تعداد جو گھٹنے سے روانہ کرنے کی صورت میں ہوگا فی ٹن یا گندم کی مالیت کی دو فیصدی سے زیادہ ہے بچت میں رہے کیونکہ ایسی صورت میں غلہ سیدھا جہاز میں جا سکیگا +

۱۵۔ تیام گاہ کراچی میں آسایش مہیا کرنیکا معاملہ گورنمنٹ بمبئی سے متعلق ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب میں گورنمنٹ بمبئی سے علیحدہ تحریک فرماینگے +

۱۶۔ مال باہر لیجانے کیواسطے جو جہاز کم دستیاب ہوتے ہیں اسکی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ جہازوں کو بالخصوص جاندہ کرنا پڑتا ہے اور اور بندرگاہوں سے خالی آنا پڑتا ہے + وہ کرایہ کی تلاش میں تیام گاہ بندر میں کم آتے ہیں بلکہ جو انگلستان سے ریلوے کا اسباب اور مصالح لادکر لاتے ہیں وہ بھی اکثر پہلے ہی سے اور بندروں سے واپسی میں مال لیجانے کا معاہدہ کئے ہوئے ہوتے ہیں اور خالی چل دیتے ہیں ۔ اسلئے ولایت کا کرایہ بھاری ہوتا ہے اور یہہ امر غور کے قابل ہے کہ آیا اسبات میں ریلوے کمپنی اور گورنمنٹ دونو کا فایدہ ہو سکتا ہے یا نہیں کہ اس بندر میں دخانی جہازوں کے ایک سلسلہ کی آمد و رفت جاری کرنے میں کچھ عرصہ تک خاص مدد دیجائے ۔ انگلستان کے مال پر بعض رعایتیں اس شرط پر کیجائیں کہ جو جہاز اس طرح مقرر ہوں وہ تجارت کراچی کو ایسی صورت میں کہ اس بندر سے مال کرایہ مل سکے ترجیح دیں +

۱۷۔ چھوٹی چھوٹی متفرق اصلاحات جو تجارت کی ترقی کے لئے مطلوب ہیں اُنمیں ایک یہہ ہے کہ جہانتک ممکن ہے ریلوے کے سٹیشنوں کے متصل ایسے گودام بنائے جائیں جہاں بیوپاری ایک تھوڑا کرایہ ادا کرنے پر اپنا غلہ رکھ سکیں اور صاف کر سکیں تا وقتیکہ اُسکے ریل میں روانہ کرنے کے لئے نرخ حسب مراد ہو یہہ گودام بے شبہ وقت پر بیوپاریوں اور اور شخصوں کی طرف سے نجی کے طور پر تیار کئے جاینگے ۔ چنانچہ چند جگہہ ان لوگوں نے اسباب میں اپنی رضامندی ظاہر کی ہے مگر جہاں غلہ بہت کثرت سے لین پڑا آتا ہے وہاں سررشتہ ریل کو بھی اُنکی تعمیر میں فایدہ ہے ۔ ایسے گوداموں سے گاڑیوں کی ضرورت کا اندازہ کرنے کے وسایل بھی حاصل ہو جاینگے +

۱۸۔ ایسے گوداموں میں گندم کا صاف کرنا اور بوروں میں بھرنا (اور یہہ بات بھی ذکر کرنے کے قابل ہے کہ ریل اور سمندر دونوں میں بوروں میں لیجانے میں نہایت سہولت ہوتی ہے اور جہاز میں بلا مزاحمت بار کرنے کے لئے اسکا کراچی کو روانہ کرنا ایک ضروری امر ہے جسکا اوپر بیان ہو چکا ہے) اور جس سے کراچی میں اتارنے اور گاڑیوں پر لادنے کا خرچ اور فضول چھانٹنے پھٹکنے کی باربرداری دونوں کا بچاؤ رہتا ہے ۔ اس سے بہت کچھ اُس درمیانی آڑھت کی ضرورت بھی رفع ہو جاتی ہے جسکا خرچ چھوٹے چھوٹے بیوپاریوں پر بہت پڑتا ہے ۔ اُسوقت بہت سی چھوٹی چھوٹی کھیپیں اس بندر میں اُن بیوپاریوں کو بھیجی جاتی ہیں جو بڑی بڑی انگریزی کوٹھیوں کے ساتھ لین دین رکھتے ہیں اور اگر یہہ انتظام ٹوٹ جائے اور یہہ آڑھت کراچی سے غلہ خیز ضلعوں میں منتقل ہو جائے تو اسمیں فایدہ متصور ہے ۔ اگر غلہ اخیر میں اس طریق سے جہازوں میں بار ہونے کے لئے بوروں میں بھرا جائے تو غالب ہے کہ ریلوے کمپنی اور جہازوں کے مالکوں کے مابین کوئی ایسا معاہدہ ہو سکے جس سے کراچی کے دلالوں کی مداخلت بغیر غلہ گندم براہ راست خریداروں کو بھیجا جا سکے +

۱۹۔ ایک اور امر جو باربرداری کی شرح پر سخت موثر ہوتا ہے یہہ ہے کہ جس مال کی روانگی کی درخواست کیجاتی ہے اُسکی بابت مناسب اطلاع نہیں بھیجی جاتی کہ وہ کسوقت ریل پر پہنچ سکیگا ۔ جب کل ریل کا بوجھ متفرق مقامات میں پورا ہو جاتا ہے اور منزل مقصود تک پوری لدی ہوئی درج رجسٹر کیجاتی ہے تو خرچ اقل درجہ تک کم ہوتا ہے ۔ غیر معین مال بلا اطلاع چھوٹی چھوٹی مقدار میں مختلف مقامات کو بھیجا جاتا ہے یا یکایک آجاتا ہے اور لین پر اسکی بھرمار ہو جاتی ہے جس سے اور تجارت میں خلل آتا ہے وہ کفایت و انتظام کی کارروائی میں مخل ہوتا ہے اور اُس سے ریلوے کمپنی کے واسطے کم شرح فایدہ مند نہیں رہتی +

۲۰۔ اگر نرخ جو عموماً انگلستان و دیگر ممالک جہاں غلہ گندم بھیجا جاتا ہے اور کراچی کی شرح مال کرایہ وقت معین پر بیوپاریوں اور زمینداروں پیشہ لوگوں میں شایع کیجایا کریں تو اس سے اُنکو اس امر کے جاننے





کی گنجائش ہوگی کہ گندم کے لئے کسقدر غلہ بونا اور باہر بھیجنا منفعت
بخش ہوگا۔ اسکا انتظام بڑے بڑے قصبات میں بعض سرگروہ
بیوپاریوں اور دیگر اشخاص کے متعلق سررشتہ زراعت سے
ہو سکتا ہے اور ایسے نقشوں کی اشاعت سے کام نکل سکتا ہے
جنمیں انگریزی قیمت جو مبادلہ کی شرح ہائے مروجہ کے
بموجب منوں اور روپیوں میں بدلی گئی ہو اور جہاز پر لادنے
کا خرچ اور تخمینی کرایہ جہاز اور ضلع کے نزدیک تر سٹیشنوں سے
کراچی تک ریلوے کا مطالبہ یہہ سب باتیں درج ہوں +

چونکہ جو گندم باہر جاتی ہے وہ کل انگلستان کو نہیں جاتی اور بہت
سی کہیں اطالیہ کو (جہاں سیوان بنانے کیواسطے ہند کی
سخت سفید گندم کی بہت مانگ ہے) اور نیز زنجبار اور خلیج
فارس اور ساحل عرب اور کچھ عرصہ سے بندر ہائے افریقہ کو
جاتی ہیں اسلئے ویسے ہی نقشے انہیں سے بعض بڑے بڑے
مقامات خرچ کی بابت مرتب کئے جائیں +

۳۱۔ پنجاب میں جو گندم پیدا ہوتی ہے اُسمیں سے چار قسم کی
گندم تجارت انگلستان کے لایق بیان کی گئی ہے +

(۱) ملایم سفید۔ (۳) ملایم سرخ
(۲) سخت سفید۔ (۴) سخت سرخ

ان اقسام کی جب مانگ ہوتی ہے تو انکی قیمت حسب ترتیب بالا
بہت چڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر فوربس واٹسن صاحب کی رپورٹ میں
گندم پنجاب کے جن بعض نمونوں کا ذکر ہے انکی قیمت اسقدر
بڑھ گئی تھی جسقدر کہ امریکہ اور آسٹریلیا کی نہایت عمدہ گندم کی
ہوتی ہے۔ اور یہہ بات اطمینان کے قابل ہے کہ ایسے نمونوں کی
گندم کہیں کہیں خاص طور پر ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ ملک کے
بہت سے حصہ میں ہوتی ہے۔ مگر ایک بہت بڑی تعداد اس
سبب سے گھٹیا سمجھی گئی تھی کہ وہ ناصاف یا کرم خوردہ
یا اور غلہ کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ دوسری مرتبہ جو نمونے
۱۸۸۰ء میں پنجاب سے بھیجے گئے تھے وہ معلوم ہوتا ہے
کہ ۱۸۷۹ء کی نسبت بہتر تھے مگر بہت سی صورتوں میں انکی
بھی وہی کیفیت تھی۔ صوبہ کے بالائی حصہ کے بہت سے
نمونے ۱۰ شلنگ فی کوارٹر تک یا ۲۰ فیصدی جو کی اوسط شرح کے
سبب گھٹیا قرار دیئے گئے تھے۔ یہہ بے شبہ اُس رواج
کا نتیجہ تھا کہ بارانی اراضیات پر ملی ہوئی اجناس بوئی جاتی ہیں۔
نہایت صاف نمونے عموماً نہری گندم کے پائے گئے ہیں +

بیوپاری بھی بہت کچھ اسبات کی شکایت کرتے ہیں کہ ہر ایک
جنس کو علیحدہ علیحدہ رکھنے کے بجائے مختلف اجناس کے
اندھا دھند ملا دینے سے خرچ بہت عاید ہوتا ہے جہاز پر لادنے
سے پہلے صرف قسم وار تفریق ہی ضروری نہیں ہوتی بلکہ اس
ترکیب سے غیر جنس کے نکال لینے کے بعد اور اسمیں بیان
کیا گیا ہے کہ مالیت گندم پر ۴ یا ۵ فیصدی خرچ پڑتا ہے اور سرخ اور
سفید دونو کے اقسام اکثر ملے ہوئے پائے گئے ہیں اور ایسے
نمونوں کی قیمت میں بہت فرق آجاتا ہے +

ایک اور نقص یہہ ہے کہ خالص جنس میں کھوٹ ملایا جاتا ہے اور اسبات
کے گمان کرنے کی وجہ ہے کہ یہہ فعل بعض اوقات بالارادہ کیا جاتا ہے +

۲۲۔ کسی قانون کے نافذ کرنے سے یہہ دستور موقوف نہیں ہو سکتا
اور غالباً خالص نمونوں کے بہم پہنچانے کے باب میں بہت کچھ
کامیابی حاصل کرنی مشکل معلوم ہوتی ہے۔ مگر سررشتہ زراعت اس
امر کیطرف توجہ دلا سکتا ہے اس بیج پر کہ گاہنے کے عمدہ طریق
اختیار کرنے اور غلہ گرد و غبار اور ترشح سے (کہ انہی سے کرم
پیدا ہوتا ہے) صاف اور محفوظ رکھنے میں احتیاط عمل میں لانیکی نصیحت
کرے اور کاشتکاروں پر اُن فوائد کو ظاہر کرے جو غیر مشتبہ نہیں
عمدہ تر اقسام کے غلہ کو جسکی بابت موٹی اجناس کی نسبت مقابلہ
بہت زیادہ محدود ہوتا ہے حاصل ہوتے ہیں روس اور ممالک متحدہ
جو مقابلہ کے بڑے ملک ہیں ان میں سے ایک کو بھی عمدہ تر اقسام
کا غلہ پیدا کرنے کے لئے آب و ہوا کی ایسی خصوصیت حاصل نہیں
جو شمالی ہند کو حاصل ہے عمدہ قسم کے صاف نمونوں کے لئے جو بڑھکر
قیمت حاصل ہو سکے اُسکا حال بتایا جائے اور آخر کار ذاتی فایدہ
کاشتکاروں اور بیوپاریوں اور اور متعلقین پر اُسکی حقیقت
حال روشن کر دیگا +

۲۳۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر حالات مبینہ صدر کے بموجب
خیال فرماتے ہیں کہ آمد و رفت کے وسایل کی ترقی کے لئے اوّل
اس سے کہ وہ ریلوے کی شاخوں اور انتظام اصلاحات متعلقہ اور
پکی سڑکوں کی توسیع کی صورت میں ہوں یا دخانی ٹرمیوے کے
راستے ہوں ہر طرح کی کوشش جو صوبہ کے مقدور و حیثیت کے
مطابق ہو عمل میں لائی جائے اور ساتھ ہی یہہ بھی قرین مصلحت ہے
کہ گورنمنٹ ہند کو بذریعہ تحریر اس ضروری سلسلہ کی تکمیل کی اشد
ضرورت کیطرف توجہ دلائی جائے جو بمقام سکر دریائے سندھ کے
پل کی تعمیر سے پورا ہو سکتا ہے نیز بالائی ملک کی تجارت کی ترقی کے
واسطے نیا خانہ رعایتیں عطا کرنیکی مصلحت اور تجویزات مندرجہ دفعہ
۲۱ اور ایسے ہی سٹور ڈپارٹمنٹ کے ساتھ بندر کراچی کو زیادہ مال
بھجوانے کا انتظام کرنے کے امکان اور وہاں کے آنے جانے
والے دخانی جہازوں کو مدد دینے کی طرف گورنمنٹ موصوف کو توجہ
کیا جائے +

یہہ بات بھی نہایت ضروری ہے کہ کراچی کی موجودہ قباحتیں جن کی
بابت گورنمنٹ بمبئی کو لکھا جائیگا جہانتک ممکن ہے دور کیجائیں تاکہ
تجارت پنجاب کے قدرتی نکاس پر وہ سہولتیں مہیا ہو جائیں جو
انکی وقعت کے اعتبار سے ضروری ہیں +

صاحب فنانشل کمشنر بہادر کو لکھا جائیگا کہ وہ صاحبان ضلع کو اُن
بہت سی متفرق اصلاحات کی طرف توجہ دلائیں جو اس صوبہ میں
شروع کیجا سکتی ہیں مثلاً مکانات کی تعمیر کے لئے سہولتوں کا مہیا کرنا
اور ولایت اور غیر مقامات کی منڈیوں کی نرخوں اور جہازوں کے
مال در نرخناموں کی کوایف کا شایع کرنا نیز صاحب فنانشل کمشنر
بہادر سررشتہ زراعت کے ساتھ خط و کتابت کرکے ایسے امور کی
ایک یادداشت اشاعت کے لئے مرتب کر سکتے ہیں جو تجارت
گندم کے باب میں کاشتکاروں اور بیوپاریوں کے لئے مفید ثابت
ہوا اور اسمیں اُن امور کو خاص کر درج کیا جائے جنکا ذکر اس
رزولیوشن کی دفعات ۱۰ لغایت ۲۲ میں ہوا ہے +

دستخط

سی۔ ایل ٹپر جونیر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

اخبار تار برقی

سینٹ پیٹرزبرگ - ۱۳ مارچ - ایم کوٹ سابق وزیر اندرونی نے بوجہ جرم تغلب خودکشی

لنڈن ۱۴ مارچ - آج اخبار ڈیلی نیوز نے ایک فقرہ طبع کیا ہے کہ جو جدید پریسیڈنٹ پریوی کونسل کا ہوگا وہی وزیر کاشتکاری کا بھی ہوگا۔ مسٹر سٹین ہوپ نے اسبات کی اطلاع دی کہ ہوس کا اوّن کا غذات کی طرف جسکا تعلق ایلبرٹ بل سے ہے خیال رجوع کراونگا اور اسبات کو بھی ظاہر کیا کہ ایک رزولیوشن پیش کیا جائیگا جسمیں اسی مسودہ قانون پر اعتراض ہوگا کہ اس سے ہندوستانی اور یورپین کی دوستانہ طبایع میں فرق آتا ہے +

کالونی کے سکرٹری آف سٹیٹ نے ہوس آف لارڈ میں بیان کیا کہ زیج مزارعین ٹرنسوال کے باشندوں پر کیسا ظلم کرتے ہیں - مزلارڈ بشپ نے کہا کہ صرف یہہ ممکن ہے کہ انگلستان زیج کاشتکاروں سے بات چیت کرے اگر قلیل فوج کشی بھی ہوئی تو اس قیمت زمین سے جو محفوظ رکھی جائیگی مصارف زاید ہوگا صرف سخت ضرورت سے انگلستان کو مناسب ہوگا کہ زور آزمائی کرے +

لنڈن ۱۵ مارچ مسٹر پارنل نے ایک مسودہ قانون ہوس آف کامنس میں بغرض ترمیم ایکٹ اراضیات پیش کیا جو دوبارہ پڑھنے کے بعد نامنظور ہوا۔ مسٹر گلیڈسٹون نے جو اسپیچ کہی اسمیں اسبات پر زیادہ زور دیا کہ ایکٹ اراضیات کی کارروائی ہو رہی ہے اور کوئی قانون اسبات میں جاری کرنا فضول ہے مسٹر بنرک اگمن نیویارک میں داخل ہوئے وہ انکار کرتے ہیں کہ میں ڈبلن سے نہیں بھاگا اور جو فنڈ لینڈ لیگ کا ہے وہ ایرلنڈ کے فساد میں صرف نہیں کیا گیا۔ گورنمنٹ رومانیا نے جلسہ کانفرنس ڈینیوب میں رضامندی ظاہر کرنے سے انکار کیا +

کلکتہ ۱۵ مارچ - خزانہ کے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ قانون جاری نہ کیا جائیگا - انتظام ۸۴-۱۸۸۳ء کے لئے جو بیہ بیان کیا گیا ہے وہ بطور یادداشت کے ہے جسکو میجر بیرنگ نے تحریر کیا ہے اور وہ آج گزٹ میں شایع ہوئی ہے۔ حساب اور تخفیفے ایک جدید آسان طریقہ سے طبع ہوئے ہیں - تمیں سٹرلنگ کے حساب سے درج ہیں یعنے ایک پونڈ دس روپیہ کا قرار دیا گیا ہے ۸۳-۱۸۸۲ء کے حساب میں یہہ نتیجہ ظاہر کیا گیا ہے یعنے آمدنی ۰۰۰، ۶۹۲، ۳۶، ۷۱ پونڈ اور مصارف ۰۰۰، ۳، ۱۱۳، ۷ پونڈ - توفیر ۰۰۰، ۳۴۰ پونڈ - اُس مال تجارتی کی قیمت جو ملک کے اندر آیا اور محصول کی دائیگی سے علیحدہ رہا سات فیصدی دس ماہ گذشتہ سے بڑھ گئی ہے اور عام طریقہ سے نمک کی قیمت صوبوں میں کم خریدنے والوں کے لئے گھٹا دی گئی ہے اور جیسے محصول کی کمی ہوئی یعنے ۱۲ فیصدی اودہ میں اور ۳۰ فیصدی بنگال میں تب سے نمک کا صرف ½ ۶ فیصدی یکم مارچ سے بڑھ گیا ہے جسکی آمدنی ۰۰۰، ۳۲ پونڈ سالانہ ہوئی یعنے ۰۰۰، ۳۰۲ پونڈ اُس اُمید سے جو مارچ گذشتہ میں کی گئی تھی زاید ہوئی اس زاید آمدنی سے ۰۰۰، ۱۶۳ پونڈ ۸۳-۱۸۸۲ء میں شریک کئے گئے ہیں - مارچ ۱۸۸۳ء کے تین ہفتوں میں کثیر التعداد نمک کا محصول آیا اور ۰۰۰، ۱۳۹ پونڈ ۸۴-۱۸۸۳ء میں شریک کئے گئے تخمینہ ہے کہ اگر اسیطرح مصارف قایم رہا تو اُس تخفیف شدہ محصول کی آمدنی زمانہ خیال سے کم از تین سال میں وہی ہو جائیگی جیسی تخفیف محصول کے زمانہ سے پہلے تھی - اسکے بعد ۸۴-۱۸۸۳ء کے خاص تخمینہ کا ذکر ہے یہہ امر قابل غور ہے کہ جو خاص آمدنی زیر نگاہ تخمینہ ۰۰۰، ۲۱۷ پونڈ ہوا تھا وہ بجٹ کے تخمینہ سے ۰۰۰، ۳۲ پونڈ کم ہے اور ۰۰۰، ۵۸۸ پونڈ خاص آمدنی ۸۳-۱۸۸۲ء سے کم ہے اس کمی کی نسبت یہہ خیال کیا گیا ہے کہ بوجہ ساخت جلنی افیون کے تھی اور کسینج میں جو صرف ہوگا اسکا ۰۰۰، ۳۴۱ پونڈ تخمینہ زاید بجٹ کے تخمینے سے ہے اور مصری فوج کشی کا خاص مصارف بعد مجرائی انگلش حصہ کے ۰۰۰، ۵۰۰ پونڈ ہے - یہہ صحیح ہے کہ انہرنگ کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ ۰۰۰، ۹۷ پونڈ ہے - ہر چند یہہ زاید مصارف ہوئے لیکن ترمیم شدہ تخمینے سے مندرجہ ذیل نتیجہ ظاہر ہے آمدنی ۰۰۰، ۱۴۰، ۶۷، ۷ پونڈ ہے مصارف ۰۰۰، ۷۸۵، ۶ پونڈ بچت ۰۰۰، ۶ پونڈ - یہہ نتیجہ قابل تسکین خاص دو سبب سے ظاہر کیا گیا ہے اوّل تو پیداوار زراعت عمدہ ہے اور ملک سرسبز - دوم بوجہ عمدہ مالی انتظام کے جو سال گذشتہ میں ہوا تھا جسکی وجہ سے آمدنی و مصارف کا تخمینہ غیر معمولی احتیاط سے ہوا تھا +

لودیانہ

۱۹ مارچ کو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بتقریب معاینہ تحصیل جگراؤں تشریف لیگئے تھے اور ۲۱ مارچ کو تحصیل سمرالہ و قصبہ ماچھی واڑہ کا معاینہ فرمایا +

۱۰ مارچ کو انجمن اسلامیہ کا جلسہ منعقد ہوا اور خان بہادر محمد قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی تحریک سے انجمن اسلامیہ کا کسی خاص مصلحت کے باعث نام تبدیل ہونیکی تجویز پیش ہوئی وہ باتفاق رائے اب انجمن معاشرت مسلمانان لودیانہ نام قرار پایا +

کل رات کو طلبہ مڈل سکول ضلع لودیانہ و ہائی اسکول و مشن اسکول و ہندو اسکول کو پارسی ناٹک کا تماشہ دکھلایا جائیگا اور بیرونجات سے مدرس بھی آئینگے - اس پارسی ناٹک کی نسبت خاص و عام کا یہہ خیال تھا کہ لودیانہ میں اسکو کافی آمدنی نہیں ہوگی مگر اُنہوں نے اپنے عجایب و غرایب تماشوں سے لوگوں کے دلوں میں اسقدر اثر کیا ہے کہ خیال سے زیادہ آمدنی ہوتی ہے اور بیرونجات کے لوگ بھی شامل ہونے لگے ہیں +

اشتہار

ازعدالت مسٹر گارسٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ و منتظم جایداد نابالغان

مقدمہ نمبر مرجوعہ ۲۳ فروری ۱۸۸۳ء

چونکہ کاسو پسر قطبا گھمار ساکن سدھواں خاص تحصیل جگراؤں نے درخواست زیر دفعہ ۳ ایکٹ ۱۸۵۸ء عدالت ہذا میں پیش کری لہذا اشتہار ہذا مشتہر ہوکر ہر ایک قرضخواہ کاسو کو آگاہ کیا جاتا ہے

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا